



سانپ نما حِجّ

اور غوثِ پاک کے دیگر واقعات



- 9 2 * مُصِیبت دُور ہونے کا عمل بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی
- 22 15 * کامل پیر کی بیعت توڑنے کے نقصانات نیند اُڑانے کا عجیب نسخہ
- 25 23 * مُرشد کے 16 حُقوق قادریوں کیلئے بشارت کے بغدادی پھول



شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
 مُحَمَّدُ الْیَاسِ عَطَا قَادِرِ رَضَوِی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ سانپ نچا جس

شیطن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (28 صفحات) مکمل
پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ نبی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَمِ صَلَّی اللّٰہُ
تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحْمَتِ نشان ہے: ”جس نے کتاب میں مجھ پر دُرودِ پاک لکھا تو جب
تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے اِسْتِغْفَار (یعنی دعائے مغفرت) کرتے رہیں گے۔“
(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِی ج ۱ ص ۴۹۷ حدیث ۱۸۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولیوں کے سردار، شہنشاہِ بغداد، سرکارِ غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْبَرِ اپنے مدرسے
(مد۔ر۔س) کے اندر اجتماع میں بیان فرما رہے تھے کہ چھت پر سے ایک سانپ آپ
رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ پر گرا۔ سامعین میں بھگدڑ مچ گئی، ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا مگر سرکارِ
بغداد علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْجَوَاد اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ سانپ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ کے کپڑوں میں

﴿قُرْآنُ مُصْطَفَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا ﴿اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِرِ رَحْمَتِیْنَ بِحَبِیْبَتِیْ﴾۔ (مسلم)

گھس گیا اور تمام جسمِ مبارک سے پلٹتا ہوا گریبان شریف سے باہر نکلا اور گردن مبارک پر پلٹ گیا۔ مگر قُرْبَانِ جائیے! میرے مُرشد شہنشاہِ بغداد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَادِ پر کہ ذرہ برابر نہ گھبرائے نہ ہی بیان بند کیا۔ اب سانپ زمین پر آ گیا اور دُم پر کھڑا ہو گیا اور کچھ کہہ کر چلا گیا۔ لوگ جَمْع ہو گئے اور عَرَض کرنے لگے: حُضُور! سانپ نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کیا بات کی؟ ارشاد فرمایا: سانپ نے کہا: ”میں نے بہت سارے اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو آزمایا مگر آپ جیسا کسی کو نہیں پایا۔“ (مُلَخَّصٌ اَزْ بَہْجَةِ الْاَشْرَارِ لِلشَّيْطَانُوفِ ص ۱۶۸)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا وہ کوئی عام سانپ نہیں بلکہ سانپِ نُمادِ جن

تھا جس نے ہمارے غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم کا امتحان لینے کی کوشش کی تھی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ثابت قدم رہے۔

﴿۲﴾ بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی

اسی سانپِ نُمادِ جن کی دوسری خوفناک حکایت سنئے اور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

کی استقامت پر عقیدت سے سر دھنے چنانچہ حُضُور شہنشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں جامعِ منصور میں مصروفِ نماز تھا کہ وہی سانپ آ گیا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر زُور دیا کہ پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

اور اُس نے میرے سجدے کی جگہ پر سر رکھ کر مُنہ کھول دیا! میں نے اُسے ہٹا کر سجدہ کیا، مگر وہ میری گردن سے لپٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گھس کر دوسری آستین سے نکلا، نماز مکمل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے روز جب میں پھر اُسی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگا لیا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جِن ہے، وہ جِن مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کو تنگ کرنے والا وہی سانپ ہوں، میں نے سانپ کے رُوپ میں بہت سارے اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو آزمایا ہے مگر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ جیسا کسی کو بھی ثابت قدم نہیں پایا، پھر وہ جِن آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کے دستِ حق پرست پر تائب ہو گیا۔ (تہجۃ الأسرار ص ۱۶۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافر مسلمان

بنے سنگدل موم ساں غوثِ اعظم (قبالہ بخشش)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُرشدِ کامل، سرکارِ بغداد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد

کی بھی کیا شان ہے! آہ! ایک ہماری نماز ہے کہ ہم پر مکھی بھی بیٹھ جائے تو پریشان

ہو جائیں، معمولی خارش بھی ہم سے برداشت نہ ہو سکے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا

کہ جنتات بھی ہمارے غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کے غلام بن جاتے ہیں۔

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا، تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

شیطان کا خطرناک وار

سرکارِ بغداد دُھو رِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک بار میں کسی جنگل کی طرف نکل گیا اور کئی روز تک وہاں پڑا رہا۔ کھانے پینے کو کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔ مجھ پر پیاس کا سخت غلبہ تھا، ایسے میں میرے سر پر ایک بادل کا ٹکڑا اُٹو دار ہوا، اُس میں سے کچھ بارش کے قطرے گرے جنہیں میں نے پی لیا، اس کے بعد بادل میں ایک نورانی صورت ظاہر ہوئی جس سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے اور ایک آواز گونجنے لگی: ”اے عبدُ القادر! میں تیرا رب ہوں، میں نے تمام حرام چیزیں تیرے لئے حلال کر دیں۔“ میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا، ایک دم روشنی ختم ہو گئی اور اس نے دھوئیں کا روپ دھار لیا اور آواز آئی: ”اے عبدُ القادر! اس سے قبل میں سترِ اولیاء کو گمراہ کر چکا ہوں مگر تجھے تیرے علم نے بچا لیا۔“ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے مردود! مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل نے بچا لیا۔ (ایضاً ص ۲۲۸)

ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت

یہی عرض ہے آخری غوثِ اعظم (قبالہ بحشش)

چور وہیں آتا ہے جہاں مال ہو

ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! واقعی شیطان بڑا مکار و عیار ہے، وہ طرح طرح کے

شُعْبَدے (شُع - ب - دے) یعنی جادوئی کرتب بھی دکھاتا ہے، اس کے وار سے ہمیشہ خبردار

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مُحَمَّدِ اَزْہَارِی)

رہنا چاہیے، اپنی عقل و ہوشیاری پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرم پر نظر رکھنی چاہیے۔ جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے اور جس کے پاس دولتِ ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لٹیرا شیطان ضرور آتا ہے نیز جس کے پاس ایمان جتنا مضبوط ہوگا اُس کے پاس اُسی قدر نیکیوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوگی لہذا وہاں شیطان بہت زیادہ زور لگائے گا۔ ہمارے پیرو مُرشد حُصَوْرِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس ایمان و اعمال کے خزانے کے اُنبار کو دیکھ کر شیطان نے ڈاکے ڈالنے کی مُتَعَدِّد بار کوشش کی مگر وہ ناکام و نامراد ہی رہا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کے مزید حملے

پیروں کے پیر، پیرِ دشتِ گیر، روشن ضمیر، قُطْبِ رَبَّانِی، محبوبِ سُبْحانی، پیرِ لاِثانی، غوثِ الصَّمَدانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، الشَّیخ سَیِّد ابُو مُحمَّد عَبْدُ الْقَادِرِ جِلَّیْلَانِی مُخَدَّسِ سِرَّۃِ النَّبِیَّانِی تحذیرِ نعمت اور اہلِ مَحَبَّت کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: میں جن دنوں شب و روز جنگل میں رہا کرتا تھا، شیطاں خوفناک شکلوں میں فوج و رفوج طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر مجھ پر حملہ آور ہوتے، مجھ پر آگ برساتے، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے ان کے پیچھے دوڑتا تو وہ مُتَشَشِر ہو کر بھاگ جاتے، کبھی کوئی شیطان اکیلا آ کر مجھے طرح طرح سے ڈراتا، دھمکاتا اور کہتا یہاں سے چلے جاؤ۔ میں اُس کو زوردار طمانچہ مارتا تو وہ بھاگنے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔ (عبدالرزاق)

لگتا، پھر میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھتا تو وہ جل جالتا۔ (ایضاً ص ۱۶۵)
دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دُرودِ رَجِیم

اُلٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طُغرا تیرا (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۵﴾ غیبی ہاتھ

حُضُورِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْمَرِ فرماتے ہیں: ایک بار نہایت خوفناک صورت والا ایک شخص جس سے بدبو کے بجکے اُٹھ رہے تھے آکر میرے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: میں ابلیس ہوں اور آپ کی خدمت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے اور میرے چیلوں کو تھکا دیا ہے۔ میں نے کہا: دَفْع ہو۔ اُس نے انکار کیا۔ اتنے میں غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس نے اُس کے سر پر ایسی زوردار ضرب لگائی کہ وہ زمین میں دھنس گیا مگر پھر اُس نے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لے کر مجھ پر حملہ کر دیا۔ اتنے میں ایک نقاب پوش صاحب گھوڑے پر سوار تشریف لائے اور انہوں نے مجھے تلواردی۔ یہ دیکھ کر شیطان بھاگ کھڑا ہوا۔ (بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ ص ۱۶۶)

بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی

ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اُٹھتا ہے جو تیغا تیرا (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

— دینہ —

اُدھکا راہوا چور یعنی مردود شیطان۔

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفٰی﴾ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر روزِ جہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

﴿۶﴾ شیطان کے جال

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرماتے ہیں: ایک بار میں نے دیکھا کہ شیطان دُور بیٹھا اپنے سر پر خاک اُڑا رہا ہے اور روتے ہوئے کہہ رہا ہے: ”اے عبدُ القادر! میں آپ سے مایوس ہو گیا ہوں۔“ میں نے کہا: اے مَلْعُون! دُفَع ہو، میں تجھ سے کبھی بھی بے خوف نہیں ہو سکتا۔ وہ بولا: آپ کی یہ بات میرے لیے سب سے زیادہ گراں (یعنی سخت) ہے۔ اس کے بعد اس نے مجھ پر بہت سارے جال، پھندے اور حیلے ظاہر کئے اور میرے اِسْتِقْسار (یعنی پوچھنے) پر بتایا کہ یہ دُنیا کے جال ہیں جن سے میں آپ جیسوں کا شکار کیا کرتا ہوں۔ میں ایک سال تک جدّ و جہد کرتا رہا، یہاں تک کہ وہ سارے جال ٹوٹ گئے۔ پھر میرے ارد گرد بہت سارے اَسباب ظاہر ہوئے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہیں؟ تو کہا گیا کہ یہ آپ سے مُتَعَلِّقُ مَخْلُوق کے اَسباب (یعنی مخلوق کی مَحَبَّتیں وغیرہ) ہیں۔ چنانچہ اِس مُعاملے میں بھی میں نے مزید ایک سال تو جُہد (جدّ و جہد) کی حتیٰ کہ وہ جال بھی سب کے سب ٹوٹ گئے۔ (بَهَجَةُ الْأَشْرَارِ ص ۱۶۶)

جس کو لکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے

جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا (حداقِ بخشش)

سدھرنے کی کوشش ترک نہیں کرنی چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی نفس و شیطان سے پیچھا چھڑانا آسان نہیں۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

ہمارے غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم نے اس سے نجات پانے کے لئے سالہا سال تک جدوجہد فرمائی یہاں اُن لوگوں کیلئے بڑا درسِ عبرت ہے جو بہت جلد ہمت ہار جاتے اور بول پڑتے ہیں کہ ہم نے تو بڑے جتن کئے، کافی عرصہ مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کی، مدنی قافلہ میں بھی سفر کئے مگر نفس و شیطان سے جان نہ چھوٹی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے اصلاح کیلئے عمر بھر کوشش جاری رکھنی چاہئے۔

تو ثبوت دے میں تنہا کام بسیار

بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۷﴾ سرد رات میں چالیس بار غُسل

”بَهَجَةُ الْأَسْرَارِ شَرِیف“ میں ہے، سرکارِ بغدادِ حُصُورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں ”کرخ“ کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں، دَرَخْت کے پتوں اور بوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا۔ مجھے پہننے کے لیے ہر سال ایک شخص صُوف (یعنی اُون) کا ایک جُبہ لا کر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا۔ میں نے دنیا کی مَحَبَّت سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہزار جتن کیے، میں گمنام رہا، میری خاموشی کے سبب لوگ مجھے گونگا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے، میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا تھا، خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بے جھجک داخل ہو جاتا۔ دُنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں اُس کی طرف اِلْتِمَات (یعنی توجُّہ) نہ کرتا۔ میرا نفس کبھی میرے آگے عاجزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہوگی وہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس پر فِخ نصیب کرتا۔ میں مُدَّتوں ”مدائن“ کے بیابانوں میں رہا اور اپنے نفس کو مجاہدات میں لگاتا رہا۔ ایک سال تک گری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صرف پانی پر گزارا کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غذا نہ کھاتا پھر ایک سال بغیر کچھ کھائے پئے فاقے سے گزارتا۔ مجھ پر سخت آزمائشیں آتیں، ایک بار سخت سردی کی رات میرا یوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غُسل فرض ہو جاتا، میں فوراً نہر پر آتا اور غُسل کرتا اس طرح میں نے اُس ایک رات میں چالیس بار غُسل کیا۔

(مُلَخَّص از تَهَجُّةَ الْأَسْرَارِ لِلشَّيْخِ طُوفِي ص ۱۶۵)

کہا تو نے جو مانگو گے ملیگا

رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُصِیْبَت دُور ہونے کا عمل

حضرت علامہ امام شعرانی قَدِیسَ سَمَاءُ الثُّورَانِ ”طبقات کبریٰ“ میں هُوَ غُوثُ

الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم کا یہ ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں: ابتداءً مجھ پر بہت سختیاں رکھی گئیں،

جب سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں تو میں عاجز آ کر زمین پر لیٹ گیا اور میری زبان پر قرآن پاک کی

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

یہ دُواتِ مبارکہ جاری ہو گئیں:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ تَرْجَمُهُ كَنْزُ الْاِيْمَانِ: تو بے شک دشواری کے

(پ ۳۰، الم نشرح: ۵-۶) ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِن آیت کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔

(الطَّبَقَاتُ الْكُبْرَى ج ۱ ص ۱۷۸ ملخصاً دار الفکر بیروت)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہم بھی کوشش کریں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ

نے اپنے ربِّ مُعَظَّم عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پانے اور اپنے نانا جان، رَحْمَتِ عَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش فرمانے، نَفْسِ وَشَیْطَانِ پر غالب آنے، دُنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا

چھڑانے، گناہوں کے امراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدَا عَزَّوَجَلَّ کو راہِ راست پر لانے،

مُبلِّغ کا شرف پانے، نیکی کی دعوت کی دُنیا میں دُھوم مچانے اور بے شمار کُفّار کو دامنِ اسلام

میں داخل فرمانے کے لیے سالہا سال تک جِد و جُہد فرمائی۔ خیر ہم خُصُو رِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ

تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرح مُجاہِدات تو کرنے سے رہے مگر ہمت ہارے بغیر تھوڑی ہیئت کوشش تو

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفٰی﴾ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔ (ذبیہ ذبیہ)

جاری رکھیں۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جو یا تیرا (ذوقِ نعت)

﴿۸﴾ 25 برس جنگلوں میں۔۔۔

سرکارِ بغدادِ حُصُو رِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کی مَحَبَّت کا دم بھرنے والے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ نے عبادتوں اور ریاضتوں میں عراق کے جنگلوں میں 25 برس گزار دیئے۔ کاش! ہمیں بھی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے سنتوں کی تربیت کی خاطر گاؤں بہ گاؤں، شہر بہ شہر اور ملک بہ ملک سفر کرنے والے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کرنا نصیب ہو جائے۔

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۹﴾ زمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

سرکارِ بغدادِ حُصُو رِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ فرماتے ہیں: میں شہر میں کھانے کے ارادے سے گرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا پتی اٹھانا چاہتا اور جب دیکھتا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ڈُکڑ ہو اور وہ مجھ پر ڈُکڑ و پاک نہ پڑھے۔ (حائم)

کہ دوسرے فقراء بھی اسی کی تلاش میں ہیں تو اپنے اسلامی بھائیوں پر ایثار کرتے ہوئے نہ اٹھاتا بلکہ یونہی چھوڑ دیتا تا کہ وہ اٹھا کر لے جائیں اور خود بھوکا رہتا۔ جب بھوک کے سبب کمزوری حد سے بڑھی اور قریب الموت ہو گیا تو میں نے پھول والے بازار سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی اٹھائی اور ایک کونے میں جا کر اسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک عجمی نو جوان آیا، اُس کے پاس تازہ روٹیاں اور بھٹنا ہوا گوشت تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا، اُس کو دیکھ کر میری کھانے کی خواہش ایک دم شدت اختیار کر گئی، جب وہ اپنے کھانے کے لیے لقمہ اٹھاتا تو بھوک کی بے تابی کی وجہ سے بے اختیار جی چاہتا کہ میں منہ کھول دوں تا کہ وہ میرے منہ میں لقمہ ڈال دے۔ آخر میں نے اپنے نفس کو ڈانٹا کہ ”بے صبری مت کر اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے، چاہے موت آجائے مگر میں اس نو جوان سے مانگ کر ہرگز نہیں کھاؤں گا۔“

ایک ایک وہ نو جوان میری طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا: بھائی! آجائیے آپ بھی کھانے میں شریک ہو جائیے! میں نے انکار کیا، اُس نے اصرار کیا، میرے نفس نے مجھے کھانے کے لئے بہت اُبھارا لیکن میں نے پھر بھی انکار ہی کیا مگر اُس نو جوان کے پیہم اصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالیا، اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: جیلان کا۔ وہ بولا: میں بھی جیلان ہی کا ہوں۔ اچھا یہ بتائیے آپ مشہور زہد حضرت سید ابو عبد اللہ صُمعی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کے نواسے عبد القادر کو جانتے

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو پارو روڈ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

ہیں؟ میں نے کہا: وہ تو میں ہی ہوں۔ یہ سُن کر وہ بے قرار ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں بغداد آنے لگا تو آپ کی امی جان نے آپ کو دینے کے لئے مجھے 8 سونے کی اشرفیاں دی تھیں، میں یہاں بغداد آ کر تلاشِ تاربا مگر آپ کا کسی نے پتہ نہ دیا یہاں تک کہ میری اپنی تمام رقم خرچ ہو گئی، تین دن تک مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا، میں جب بھوک سے بڑھال ہو گیا اور میری جان پر بن گئی تو میں نے آپ کی امانت میں سے یہ روٹیاں اور بھٹنا ہوا گوشت خریدا۔ ہُور! آپ بھی بخوشی اسے تناول فرمائیے کہ یہ آپ ہی کا مال ہے پہلے آپ میرے مہمان تھے اور اب میں آپ کا مہمان ہوں، بقیہ رقم پیش کرتے ہوئے بولا: میں مُعافی کا طلب گار ہوں، میں نے اضطرابی حالت میں آپ کی رقم ہی سے کھانا خریدا تھا۔ میں بہت خوش ہوا۔ میں نے بچا ہوا کھانا اور مزید کچھ رقم اُس کو پیش کی، اس نے قبول کی اور

چلا گیا۔ (الذیل علی طبقات الحنابلہ ج ۳ ص ۲۵۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث

مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث (حدائق بخشش شریف)

ایثار کی عظیم فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار

مدنی پھول ہیں، دیکھئے تو سہی! ایک طرف ہمارے پیرومرشد غوث الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہ

الکرہم ہیں کہ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے سخت تنگدستی اور فاقہ مستی کے باوجود غذا اور رقم کے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر زُور دُشرف پڑھو اِلَّا عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن ہدی)

مُعاملے میں بے مثال ایثار سے کام لیا جبکہ دوسری طرف غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی عقیدت کا دم بھرنے والے نالائق مُرید ہیں کہ بھوکے رہنے کی توفیق تو دُور رہی، بالفرض گیارھویں شریف کی نیاز کی بریانی ہی سامنے آجائے تو حرص کا ایسا غلبہ طاری ہو جائے کہ جی چاہے بس سارے کا سارا تھال میں ہی کھا ڈالوں، بوٹی تو گجاکسی کو چاول کا ایک دانہ بھی نہ جانے پائے! اے عاشقانِ غوثِ اعظم! آپ کو جب کبھی دوسروں کے ساتھ مل کر کھانے کا اتفاق ہو، بڑے بڑے نوالے بغیر چبائے جلد جلد نگلے اور عمدہ بوٹیاں اپنی طرف سرکا لینے کی حرص غالب آئے اُس وقت اپنے پیرو مُرشد غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بیان کردہ حکایت کے ساتھ ساتھ یہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ذہن میں دُہرا لیجئے: ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے۔“ (اتحاف السادة للزبيدي ج ۹ ص ۷۷۹) نیز فیضانِ سنت جلد اول صفحہ 482 پر مرقوم حضرت سیدنا ابوسلیمان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی کا عنایت فرمودہ یہ مدنی پھول بھی قبول فرمالیجئے: ”نفس کی کسی خواہش کو چھوڑ دینا 12 ماہ کے روزوں اور رات کی عبادتوں سے بھی بڑھ کر دل کیلئے نفع بخش ہے۔“

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۱۸ دارصادر بیروت)

مری حرص کی عادت بد مٹا دے

مرے غوث کا واسطہ یا الہی

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو یہ شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ہامام غیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿۱۰﴾ نیند اڑانے کا عجیب نسخہ

سرکارِ غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ تَحْرِیْثِ نِعْمَت اور اپنے غلاموں کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں پچیس سال تک عراق کے ویرانوں میں پھرتا رہا اور چالیس سال تک عشاء کی نماز کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔ پندرہ سال تک روزانہ بعد نماز عشاء نوافل میں ایک قرآن پاک ختم کرتا رہا۔ ابتداء میں اپنے بدن پر رسی باندھ کر اس کا دوسرا سرا دیوار میں گڑی ہوئی کھوٹی سے باندھ دیا کرتا تھا تاکہ اگر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے جھٹکے سے آنکھ کھل جائے۔ (بَهَجَةُ الْأَشْرَارِ ص ۱۱۸)

ایک رات جب میں نے اپنے معمولات کا قصد کیا تو نفس نے سُستی کرتے ہوئے تھوڑی دیر سو جانے اور بعد میں اُٹھ کر عبادت بجالانے کا مشورہ دیا، جس جگہ دل میں یہ خیال آیا تھا اُسی جگہ اور اُسی وقت ایک قدم پر کھڑے ہو کر میں نے ایک قرآنِ کریم ختم کیا۔ (بَهَجَةُ الْقَادِرِيہ)

گرانے لگی ہے ہمیں لغزش پا

سنبھالو! ضعیفوں کو یا غوثِ اعظم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کی مَحَبَّت کا دم بھرنے والو! دیکھا آپ نے!

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفٰی﴾ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو کچھ پر ایک دُرود شریف پڑھتا ہے (اَللّٰهُمَّ رُوِّ جِاۤءَ اَسْ کَیۡلَہٗ اَکِبَ قِرَاطًا اَبْرَکَیۡتَہٗ اَوْرَقِرَاطًا اُفْہَہٗ یَہٗا زَہَہٗا۔ (مہاراق)

سرکارِ بغداد و حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کَس قَدَر عِبَادَتِ کا اہتمام فرماتے تھے اب اگر ہم سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پانچ وقت کی نماز بھی نہ پڑھی جائے تو ہم کس قسم کے عاشقانِ غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَمِ ہیں؟

مجھے اپنی الفت میں ایسا گما دے

نہ پاؤں پھر اپنا پتا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿۱۱﴾ صَاحِبِ قَبْرِ کِی اِمْدَاد

پیروں کے پیر، پیرِ دُستِ گیر، روشن ضمیر، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سَلَامُ الزَّیۡلَانِی بروز بدھ 27 ذُو الْحِجَّۃ الْحَرَامِ ۱۴۲۹ھ کو ”شُونِیزِیہ“ کے قبرستان میں اپنے استاذِ محترم حضرت سیدنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کے مزار شریف پر علماء و فقراء کے قافلے کے ہمراہ تشریف لے آئے اور کافی دیر تک کھڑے کھڑے دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ دھوپ بہت تیز ہو گئی۔ جب لوٹے تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے چہرہ انور پر بشارت کے آثار تھے۔ جب آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے اس قدر طویل دُعا کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا: 15 شعبانُ الْمُعْظَمِ ۱۴۹۹ھ بروز جمعہ نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لیے اس مزار شریف میں آرام فرمانے والے میرے استاذِ گرامی سیدنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کے ساتھ ایک قافلہ جانب ”جامع الرضائف“ رواں دواں تھا۔ راستے میں جب ایک نہر کے پُل

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ عَلَی اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر زُور دیا کہ کتنا واجب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرماتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

پر سے گزرے تو شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد نے اچانک مجھے دھکا دے کر نہر میں گرا دیا، سخت سردیوں کے دن تھے، میں نے بِسْمِ اللہ پڑھ کر غسلِ جمعہ کی نیت کر لی، جُوں تُوں پانی سے نکلا اور اپنا صُوف (یعنی اُون) کا جُبہ نچوڑا اور قافلے سے جا ملا۔ شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کے مُرید خوش طبعی کرنے لگے، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا: میں نے عبد القادر کا امتحان لیا جس میں اُن کو پہاڑ کی طرح مُسْتَحْكَم پایا۔ هُوَ رِغْوٰثِ عَظْمِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَكْبَرِ نے مزید فرمایا کہ میں نے اپنے اُسْتَاذِ سَيِّدِنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کو ان کے مزار پر انوار میں ہیرے اور جواہرات کے لباس میں ملبوس سر پر یا قوت کا تاج پہنے، ہاتھوں میں سونے کے کلنگن اور پاؤں میں سونے کے نعلین شریفین میں ملاحظہ کیا، مگر تَعَجُّب خیز بات جو دیکھی وہ یہ تھی کہ ان کا دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ کام نہیں کر رہا تھا! میرے اِسْتِفسار پر بتایا: ”یہ وہی ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو نہر میں دھکیلا تھا، کیا آپ مجھے مُعاف کرتے ہیں؟“ جب میں نے مُعاف کر دیا تو اُنہوں نے کہا کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا فرما دیجئے کہ میرا دایاں ہاتھ دُرست ہو جائے۔ لہذا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگتا رہا اور پانچ ہزار اَصْحَابِ مَزارِ اَوْلِیَاءِ الْغَفَّار اپنے اپنے مزار میں اَمین کہتے اور میری سفارش کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا دایاں ہاتھ دُرست فرما دیا جس سے اُنہوں نے خوش ہو کر مجھ سے مُصافحہ کیا۔

بغدادِ مُعلٰی میں یہ خبر جب مشہور ہوئی تو سَيِّدِنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کے بعض

﴿فَرَمَانُ مُصِطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾ جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

مُریدین پر شاق گزرا اور وہ تصدیق کیلئے دربارِ غوثیہ میں حاضر ہوئے مگر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پیروں کے پیر، روشن ضمیر، حُصُورِ غوثِ الاعظم دَسْتِ گِیرِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْقَدِیْرِ نے اُن لوگوں کے دلوں کا حال جان لیا اور خود ہی ارشاد فرمایا: آپ حضرات دُوشِ پسند کر لیں جو آپ کا یہ مسئلہ (مَسْـلَـئَہ) حل کریں۔ چُنّاچہ یہ معاملہ حضرت سَیِّدُ نَاشِخِ یُوسُفِ ہمدانی اور حضرت سَیِّدُ نَاشِخِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ کُردی رَحْمَتُہُمَا اللہُ تَعَالٰی جو کہ اصحابِ کَشَف تھے انہیں سونپ دیا گیا اور حُصُورِ غوثِ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِہ کی خدمت میں عرض کر دی گئی کہ ہم آپ کو جمعہ تک مہلت دیتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات آپ کی تصدیق کر دیں۔ حضرت سَیِّدُ نَاشِخِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِہ نے فرمایا: اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ آپ حضرات یہاں سے اُٹھنے بھی نہ پائیں گے کہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہ فرما کر حُصُورِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِہ نے سرِ انور جھکا لیا۔ تمام حاضرین نے بھی اپنا سر جھکا لیا۔ اتنے میں حضرت سَیِّدُ نَاشِخِ یُوسُفِ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی پابِزِہٗ (یعنی ننگے پاؤں) جلدی جلدی تشریف لائے اور اعلان کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ابھی ابھی مجھ پر شیخ حماد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد طاہر ہوئے اور حکم دیا کہ فوراً شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الشُّدْرَانِ کے مدرسہ میں جا کر سب کو بتا دو: ”شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الشُّدْرَانِ نے آپ حضرات کو میرے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ سچ ہے۔“ اتنے میں حضرت سَیِّدُ نَاشِخِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ کُردی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی بھی آگئے اور انہوں نے بھی حضرت سَیِّدُ نَاشِخِ یُوسُفِ

فَرَمَانِ مُصْطَفَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر زور دیا کہ پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

ہمدانی قُدُس سَيِّدُ التَّوَرَانِ کی طرح ہی کہا۔ اس پر تمام حضرات نے حُضُورِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم سے مُعَانِی مانگی۔

(بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ ص ۱۰۷)

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حکایت میں ہمارے لیے حکمت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں۔ مِثْجُمَلہ یہ کہ اسلامی اُستاز یا پیر و مُرشد کی طرف سے کبھی کوئی ایسا مُعاملہ پیش آجائے جو سمجھ میں نہ آتا ہو تو اس پر صَبْر و تَحَمُّل کا دامن تھامے رہے نہ کہ اپنے اُستاز یا پیر کی مخالفت کر کے اپنی آخرت داؤ پر لگا دے جیسا کہ ہمارے غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم کے اُستازِ گرامی قُدُس سَيِّدُ الشَّامِی نے انہیں سخت سردی میں نہر میں گرادیا پھر بھی آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے صَبْر کے ساتھ ساتھ غُسلِ جمعہ کی نیت بھی فرمائی اور زَبان پر حرفِ شکایت نہ لائے۔

پیر پر اعتراضِ بربادی ہے

یقیناً جو دینی طالبِ علم اپنے اسلامی اُستاز پر اور جو مُرید اپنے پیر و مُرشد پر اعتراض کرتا ہے وہ فیضانِ علم و معرفت سے محروم رہتا بلکہ ہلاکت کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں جا پڑتا ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولیِ نعمت، عَظِیْمُ الْبَرَکَت، عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

وِ مِلَّتْ، حَامِی سُنَّتْ، مَاجِی بَدْعَتْ، عَالِمِ شَرِیْعَتْ، پِیْر طَرِیْقَتْ، بَاعِثِ خَیْر و بَرَکَتْ، حَضْرَتِ عَلامَہ مَوْلَانَا الْحَاجِّ الْحَافِظِ الْقَارِی شَاہِ اِمَامِ اَحْمَدِ رِضَا خَان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْخَلْقَانِ قُتْل فرماتے ہیں: ”پیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مُریدوں کے لیے زہرِ قَاتِل ہے، کم کوئی مُرید ہوگا جو اپنے شیخ پر اعتراض کرے پھر فلاح (یعنی کامیابی) پائے، شیخ کے تَصْرُفَات سے جو کچھ اسے صحیح معلوم نہ ہوتے ہوں ان میں خَضِر عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعات یاد کر لے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں، بظاہر جن پر سختِ اِعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سُورخ کر دینا، بے گناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا، جو انہوں نے کہا، یوں ہی مُرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح معلوم نہیں ہوتا، شیخ کے پاس اُس کی صِحّت پر دِلِ قَطْعی ہے۔“ حضرت سَیِّدُنا اِمَامُ ابوالقاسم قُشَیْری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ”رِسالۃ قُشَیْرِیہ“ میں فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا ابوعبدالرحمن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی کو فرماتے سنا، ان سے ان کے شیخ حضرت ابوسَہْل صَعْلُوکی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: جو اپنے پیر سے کسی بات میں ”کیوں!“ کہے گا کبھی فلاح نہ پائے گا۔ [رسالۃ قُشَیْرِیہ ص ۳۶۲] [فَلَاحِی رِضَوِی ج ۲۱ ص ۵۱۰ تا ۵۱۱]

پِیْرِ کَامِل اور پِیْرِ نَاقِص

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا مبارک فتویٰ صرف جامع شرائطِ پِیر یعنی پیرِ کَامِل کے بارے میں ہے۔ جو پِیرِ نبی کریم کا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجاہد و ترمذی)

گستاخ ہو وہ مُرید ہے اور جو کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرتا ہو وہ گمراہ و بد مذہب ہے ایسوں کا مُرید بننا ناجائز و گناہ ہے نیز جو پیر کھلم کھلا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو یا گناہِ صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو وہ فاسقِ مُعَلِن کہلاتا ہے۔ مثلاً علیّ الاعلان نمازیں قضا کرتا ہو، نشہ کرتا ہو، گندی گالیاں بکتا ہو، بے پردہ خواتین کے ہجوم میں بیٹھتا ہو، عورتوں سے ہاتھ چمواتا یا پاؤں دہواتا ہو، علانیہ فلمیں ڈرامے دیکھتا ہو، داڑھی منڈاتا یا ایک مٹھی سے گھٹاتا ہو وہ فاسقِ مُعَلِن ہے، ایسے پیر کی بیعت جائز نہیں۔ دیکھ بھال کر مُرید بننا چاہئے۔

پُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 278 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: پیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت اُن کا لحاظ فرض ہے: ﴿1﴾ سنی صحیح العقیدہ ہو ﴿2﴾ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے ﴿3﴾ فاسقِ مُعَلِن نہ ہو ﴿4﴾ اُس کا سلسلہ نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہو۔ (بہارِ شریعت، فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۶۰۳) اگر کسی پیر کے اندر ان چاروں میں سے ایک بھی شرط کم ہو تو اس کا مُرید بننا جائز نہیں۔ اگر لاعلمی میں کسی نے ایسے پیر سے بیعت کر لی ہو جس میں کوئی شرط کم ہو تو اُس کی بیعت توڑ دینا ضروری ہے، اس کیلئے ”پیرِ ناقص“ کو خبر دینے کی حاجت نہیں، اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ میں فلاں سے بیعت توڑتا ہوں، بلکہ پیر سے اعتقاد اٹھ جانے کی صورت میں خود ہی بیعت ٹوٹ جاتی

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی عَلَیْہِ الْوَالِدُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

ہے۔ اب کسی بھی جامع شرائط پیر سے بیعت کر سکتا ہے اور اس پیرِ کامل کو بتانے کی حاجت نہیں کہ میں فلاں کی بیعت توڑ کر آپ کا مُرید ہوا ہوں۔

کامل پیر کی بیعت توڑنے کے نقصانات

بلاوجہ شرعی پیرِ کامل، جامع شرائط کی بیعت توڑنا از روئے طریقت سخت محرومی اور از روئے شریعت بھی سخت ممنوع ہے۔ اس بارے میں طریقت کی کتابوں میں اولیاء کرام کے بیسیوں اقوال دیکھے جاسکتے ہیں۔ شریعت میں ممنوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شرعاً احسان کا بدلہ کم از کم شکریہ ادا کرنا ہے۔ پیرِ کامل کا مُرید ہونے سے آدمی کو اولیاء کرام کے سلسلے کے ساتھ نسبت حاصل ہو جاتی ہے نیز فیض کا ایک سلسلہ جاری ہوتا ہے اور راہ طریقت کی بہت سی مشکلات حل ہوتی ہیں اور بسا اوقات تو زندگی میں ایک مدنی انقلاب برپا ہو جاتا ہے، ان سب چیزوں کے مقابلے میں شکریہ ادا کرنے کے بجائے بیعت ہی توڑ دینا یقیناً سخت ناشکری ہے اور ناشکری شرعاً ممنوع ہے چنانچہ حدیث میں فرمایا گیا: مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔ (ترمذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۲) نیز جب ایک مرتبہ آدمی کسی پیرِ کامل کی بیعت ہو جاتا ہے تو فیض کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اگرچہ مُرید ناقص کو وہ نظر نہ آئے۔ تو جب فیض کا سلسلہ شروع ہو چکا تو اُسے برقرار رکھنا چاہیے کیونکہ حدیثِ مبارک میں ہے کہ مَنْ رَزِقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزِمَهُ یعنی جس کو کسی شے سے رِزق ملے وہ اُسے لازم پکڑ لے۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

(شُعْبُ الْاِيْمَان ج ۲ ص ۸۹ حدیث ۱۲۴۱) لہذا جب ایک جگہ سے فیض مل رہا ہے تو اسے لازم پکڑنا چاہیے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فی زمانہ جب کوئی کسی کی بیعت توڑتا ہے تو دو چیزیں عام سی ہیں بلکہ ایک تیسری چیز بھی۔ پہلی دو چیزیں تو یہ ہیں کہ بیعت توڑنے والا اپنے سابقہ پیر کو حقیر سمجھتے ہوئے بیعت توڑتا ہے اور مسلمان اور خصوصاً پیرِ کامل کو حقیر سمجھنا حرام اور سخت مُہلک یعنی ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ دوسری بات کہ عموماً بیعت توڑنے والے بالقصد (یعنی جان بوجھ کر) پیر کو ایذا پہنچاتے ہیں اور یہ دوسرا حرام ہے کہ مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ عموماً بیعت توڑنے والے سابقہ پیر کی غیبت اور اُس کے بارے میں بدگمانی کا شکار ہوتے ہیں اور یوں گناہوں کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ بہر حال عافیت و نجات اسی میں ہے کہ جب ایک در کو مضبوطی سے تھام لے تو اسے تھامے رکھے اور بلاوجہ آوارہ گردی اور پریشان نظری کا شکار نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قَادِرِیوں کیلئے بشارت کے بغدادی پھول

”بَهَجَةُ الْأَسْرَار“ میں ہے: پیروں کے پیر، پیرِ دُستِ گیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبَّانِی، محبوبِ سُبْحانی، پیرِ لاثانی، قنْدیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی، الشَّیخُ ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قُدَسِ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کا فرمانِ بشارت نشان ہے: مجھے ایک یہُت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مُصاحبوں اور میرے قیامت تک ہونے والے مُریدوں کے نام دَرَج تھے اور کہا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ عَلٰی اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابوبہی)

گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے داروغہ جہنم سے استفسار کیا (یعنی پوچھا): کیا جہنم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ”نہیں۔“ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عزت و جلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مُرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کُناں ہے۔ اگر میرا مُرید لپٹھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں تو اچھا ہوں، مجھے اپنے پالنے والے کی عزت و جلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخلِ جنت نہ کروالوں۔

(بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ لِلشَّيْخِ نُفُوسِي ص ۱۹۳)

سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا تو جو کوئی اپنے آپ کو میرا مُرید کہے میں اسے قبول کر کے اپنے مُریدوں میں شامل کر لیتا ہوں اور اُس کی طرف اپنی توجّہ رکھتا ہوں۔ میں نے مُنکرِ کبیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قَبْر میں میرے مُریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔ (مُلَخَّصٌ اِزْ بَهْجَةِ الْأَسْرَارِ ص ۱۹۳)

سَنَا لَا تَخَفْ تیرا فرمانِ عالی!

غلاموں کی ڈھارس بندھی غوثِ اعظم (قبالہ بخشش)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

”یا غوثِ اعظمِ نگاہِ کرم“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے مُرشد کے 16 حُقُوق

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، وَلِی نِعْمَت، عَظِیْمُ
الْبَرَکَت، عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَلِّدِ دین و مِلّت، حامی
سُنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکَت،
حضرتِ علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ
رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مُرشد کے حُقُوق مُرید پر شمار سے (بھی) افزوں (یعنی بڑھ کر) ہیں،
خُلاصہ یہ ہے کہ (مُرید) ﴿۱﴾ اِن (یعنی مُرشد) کے ہاتھ میں ”مردہ بدستِ زندہ“ (یعنی زندہ
کے ہاتھوں میں مُردہ کی طرح) ہو کر رہے ﴿۲﴾ اِن کی رِضا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا، اِن کی
ناخوشی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناخوشی جانے ﴿۳﴾ انہیں اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے
بہتر سمجھے ﴿۴﴾ اگر کوئی نعمت بظاہر دوسرے سے ملے تو بھی اسے (اپنے) مُرشد ہی کی عطا
اور انہیں کی نظرِ توجّہ کا صدقہ جانے ﴿۵﴾ مال، اولاد، جان، سب اِن پر تصدّق کرنے
(یعنی لٹانے) کو تیار رہے ﴿۶﴾ اِن کی جو بات اپنی نظر میں خلافِ شَرع بلکہ مَعَآذِ اللہ
عَزَّوَجَلَّ کبیرہ (گناہ) معلوم ہو اس پر بھی نہ اعتراض کرے، نہ دل میں بدگمانی کو جگہ دے
بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غلطی ہے ﴿۷﴾ دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے جب بھی
(اپنے) مُرشد کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو سخت آگ جانے، ایک باپ سے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

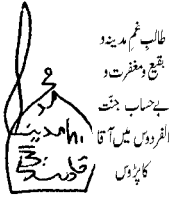
دوسرا باپ نہ بنائے ﴿۸﴾ ان کے حضور بات نہ کرے ﴿۹﴾ ہنسنا تو بڑی چیز ہے ان کے سامنے آنکھ، کان، دل، ہمت تن (یعنی مکمل طور پر) انہیں کی طرف مصروف رکھے ﴿۱۰﴾ جو وہ پوچھیں نہایت ہی نرم آواز سے بکمالِ ادب بتا کر جلد خاموش ہو جائے ﴿۱۱﴾ ان کے کپڑوں، ان کے بیٹھنے کی جگہ، ان کی اولاد، ان کے مکان، ان کے محلے، ان کے شہر کی تعظیم کرے ﴿۱۲﴾ جو وہ حُلم دیں ”کیوں!“ نہ کہے (اور بجالانے میں) دیر نہ کرے (بلکہ) سب کاموں پر اسے تقدیم (یعنی اَوَّلِیت) دے ﴿۱۳﴾ ان کی غیبت ”غے۔ بت“ (یعنی غیر موجودگی) میں بھی ان کے بیٹھنے کی جگہ نہ بیٹھے ﴿۱۴﴾ ان کی موت کے بعد بھی ان کی زوجہ سے نکاح نہ کرے ﴿۱۵﴾ روزانہ اگر وہ زندہ ہیں، ان کی سلامتی و عافیت کی دُعا بکثرت کرتا رہے اور اگر انتقال ہو گیا تو روزانہ ان کے نام پر فاتحہ و دُرود کا ثواب پہنچائے ﴿۱۶﴾ ان کے دوست کا دوست، ان کے دشمن کا دشمن رہے۔ غرض اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ان کے علاقے (یعنی تعلق) کو تمام جہان کے علاقے (یعنی تعلق) پر دل سے ترجیح دے اور اسی پر کاربند رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ ایسا ہوگا تو ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ و سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و حضراتِ مشائخِ کرام رَحِمَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی مدد زندگی میں، نزع میں، قبر میں، حشر میں، میزان پر، صراط پر، حوض پر ہر جگہ اس کے ساتھ رہے گی۔ اس کے مُرشد اگر خود کچھ نہیں تو ان کے مُرشد تو کچھ ہیں یا مُرشد کے مُرشد یہاں تک کہ صاحبِ سلسلہ (قادریہ) حضورِ پُر نور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوس ترین شخص ہے۔ (ذبیحہ)

پھر یہ (قاوری) سلسلہ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم اور اُن سے سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن سے اللہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ تک مسلسل چلا گیا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مُرشد چاروں شرائطِ بیعت کا جامع ہو پھر ان کا حُسنِ اعتقاد سب کچھ پھل لاسکتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ۔ واللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۶۹)

تو ہے وہ غوثؑ کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا

تو ہے وہ غیثؑ کہ ہر غیثؑ ہے پیاسا تیرا



۹ ربیعُ الغوث ۱۴۲۷ھ

مدنی پھول

اے کاش! روزی میں کثرت کی محبت
سے زیادہ ہم نیکیوں میں برکت کی حسرت
کرتے اور اس کے لئے بھی کوئی وِژد کرتے۔

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کودے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنتوں بھر رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھو میں چپائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم دکھا نیلا گنبد دکھا غوثِ اعظم
مجھے جامِ الفت پلا غوثِ اعظم رہوں مست و بے خود سدا غوثِ اعظم
کرم کیجئے پھر میں بغداد آؤں مرے پیر کا واسطہ غوثِ اعظم
مجھے اپنی چوکھٹ کا گُٹّا بنا لو ہمیشہ رہوں باوفا غوثِ اعظم
ترے آستان کا ہوں منگتا گزارہ ہے ٹکڑوں پہ تیرے مرا غوثِ اعظم
گناہوں کا بار اپنے سر پر اٹھا کر پھروں کب تک جا بجا غوثِ اعظم
علاجِ آخرائے مرشدی کب کریں گے! گناہوں کے بیمار کا غوثِ اعظم
گنہگار ہوں گر عذابوں نے گھیرا تو ہو گا مرا ہائے! کیا غوثِ اعظم
نظرِ مرشدی تیری جانب لگی ہے عذابوں سے لینا بچا غوثِ اعظم
جہاں میں جیوں سنتوں کے مطابق مدینے میں ہو خاتمہ غوثِ اعظم

ہو عطار کی بے حساب بخشش آقا

یہ فرمائیں حق سے دعا غوثِ اعظم



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَنَابَعُوْا فَاَعُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سُنّت بننے، گُمنام ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید سید کھارادر فون: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل داؤد پازہ کھٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- لاہور: وائٹ ہاؤس مارکیٹ ایچ بی سٹریٹ روڈ۔ فون: 042-37311679
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلی نمبر 1 انور سٹریٹ، صدر۔
- سرور آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- خان پور: ڈرائی چوک مہر کمار۔ فون: 068-5571686
- کشمیر: چوک شہیدان میر پور۔ فون: 058274-37212
- نواب شاہ: پیکر بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفٹری ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- ملتان: نزد چٹیل والی مسجد، اندرون بوڑگیٹ۔ فون: 061-4511192
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شہنشاہ پور، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- کابل: کابل بازار، قلعہ شہر، نزد قلعہ شہر، قلعہ شہر۔ فون: 044-2550767
- گجرات: گجرات، نزد قلعہ شہر، قلعہ شہر۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34126999/34921389-93 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email: maktaba@dawateislami.net

